وطن پرستی

ٹیوی میں ایک مولوی کچھ اس طرح کے الفاظ کہہ رہا تھا "ہماری ایک آنکھ اسلام ہے تو دوسری آنکھ ہمارے وطن کا قانون" نعوذباللہ یہ صرف شرک ہے نہیں بلکہ یہ کلماتِ کفر بھی ہے کہ اللہ ﷻ کے دین اور قانون کے برابر کیسی اور چیز کو مانا جائے ۔

یہ مولوی ضعیف , موضوع جھوٹی روایتیں لوگو کو بتا کر گمراہ کرتے ہے ۔

اللہ ﷻ نے رسول ﷺ کو صرف اس لیے نہیں بھیجا کہ بس لوگوں کو نماز، روزے .... کا حکم دے ، اللہ ﷻ نے رسول ﷺ کو تو زمین میں اللہ کا نظام قائم کرنے کے لیے بھیجا تھا، اسلام صرف مذہب نہیں ہے اسلام اللہ کا دین ہے اللہ کا نظام ہے اور اسلام مکمل دین ہے اس میں نہ کوئی خامی ہے اور نہ کوئی چیز کی کمی اللہ ﷻ نے فرمایا: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کردیا ہے اور تم پر اتمام فرمادیا ہے اپنی نعمت کا اور تمہارے لیے میں نے پسند کرلیا ہے اسلام کو بحیثیت دین ۔"

سورة المائدة آيت 3.

اسلام صرف مذہب نہیں اللہ ﷻ کا نظام ہے اور کامل دین ہے اس میں کوئی چیز کی کمی نہیں یہ باقی مذہبوں جیسا نہیں ہے جس میں کوئی احکام یا طریقہ موجود نہ ہو، اسلام اُن سارے عیُوب سے پاک ہے جو دوسرے مذہبوں میں موجود ہے ۔

اسلام میں کوئی عیب نہیں اور یہ رب العالمین کے جانب سے ہے اس میں کوئی رَیب نہیں ۔

وطن پرستی میں یہ لوگ سب سے اوپر وطن کو رکھتے ہے اور اپنے مذہب کو نیچے کیونکہ اِن کے مذہب میں ایسی ایسی خرابیاں ہے جس کا حل اِن کے پاس نہیں لیکن اسلام ہر خرابی سے پاک ہے اسلام میں ہر مشکل کا حل موجود ہے چاہے وہ طلاق کا مسئلہ ہو یا وراثت کا مسئلہ ہو یا خلافت کا، اسلام کا نظام اللہ ﷻ کی طرف سے انسانوں کے لیے نعمت ہے۔ دنیا میں انسانوں کا بنایا ہوا قانون کہاں سے اسلام کے برابر ہو سکتا ہے؟ ہاں اس کو معاہدہ کی حد تک سمجھا جا سکتا ہے جو مسلمانوں اور کافروں کے بیچ کیا گیا ہو۔

آج مسلمان خود کوشش نہیں کرتا کہ دین کا علم حاصل کرے بس جو بات مولوی بتا دے وہ اُس ہی کو صحیح مان لیتا ہے۔

لوگ دنیا کی بات میں اتنی کوشش کرتے ہے لیکن دین کی بات میں اُس کا ایک فیصد بھی نہیں لگاتے ہیں، لوگوں نے دین پر دنیا کو ترجیح دے دی ہے، آج کل لوگ اسلام سے بہت دور ہے اس ہی چیز کا فائدہ علماء سوء اٹھاتے ہے اور اپنی جیبیں بھرتے ہیں، اب کیا کرے جیسا منہ ویسی چپیڑ۔

اللہ رب العالمین ہم مسلمانوں کو قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

ان الحکم الا للہ یعنی اللہ ﷻ کے حکم کے سِوا کوئی حکم نہیں، اللہ ﷻ کے قانون کے سِوا کوئی قانون نہیں، جو حکم اللہ ﷻ نے قرآن میں کردیا ہے ہم مسلمانوں کے تمام فیصلے اُس ہی کے مطابق ہونا چاہیے لیکن آج مسلمانوں نے قرآن کو صرف بڑھکر برکت حاصل کرنے کی چیز سمجھ رکھا ہے۔

ان لوگوں کو قرآن سمجھ کر پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی اور ہو بھی کیسے یہ خود کوشش بھی نہیں کرتے اللہ ﷻ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۔

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی ۔

سورة الرعد آیت 11.

یعنی جو قوم خود کوشش نہیں کرتی اس قوم کے حالات اللہ ﷻ نہیں بدلتا آج مسلمانوں کی پستی کی اصل وجہ یہی ہے کہ قرآن کو ان لوگوں نے چھوڑ دیا ہے ، یہ لوگ قرآن کے واضح حکم کے بعد بھی مولوی کی بات کو نہیں چھوڑتے ، یہ لوگ دنیا کے کاموں میں اتنا غور و فکر کرتے ہے اور دین کے معاملات میں کوئی کوشش نہیں کرتے اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں فرمایا: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۞

ترجمہ: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے ۔

سورة الإسراء آیت 36.

یعنی کان ، آنکھ ، اور دل اِن کے بارے میں اللہ ﷻ حساب لیگا کہ تمہیں یہ ساری نعمتیں عطا کی تھی کہ ان کے ذریعے سے حق تلاش کرنے کی کوشش کیوں نہ کی ، کان ، آنکھ اور دل یہ سب علم حاصل کرنے کے ذرائع ہے اِن کے ذریعے سے آدمی علم حاصل کرتا ہے کان سے سن کر ، آنکھ سے دیکھ کر اور دل سے سوچ سمجھ کر ۔

لیکن مسلمان پھر بھی حق جاننے کی کوشش نہیں کرتا **کان** ہے لیکن مولوی کی بات کے آگئے سنتا نہیں ،**آنکھیں** ہے لیکن قرآن و سنت کو دیکھتا نہیں ، **دل** ہے لیکن اگر قرآن پڑھ بھی لے تو سمجھتا نہیں ۔

اللہ ﷻ ہم مسلمانوں پر رحم فرمائے اور ہم مسلمانوں کو قرآن اور حدیث کو صحیح فہم کے ساتھ سمجھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جِس طرح **اہلِ بیتؑ** اور **صحابہؓ** نے سمجھا اور اس پر عمل کیا تھا **آمین یارب العالمین ۔**

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(اے نبی ﷺ)پس نہیں آپ کے رب کی قسم ! **یہ ہرگز مؤمن نہیں ہوسکتے** جب تک کہ یہ آپ کو حکم نہ مانیں ان تمام معاملات میں جو ان کے مابین پیدا ہوجائیں پھر جو کچھ آپ فیصلہ کردیں اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور سر تسلیم خم کریں جیسے کہ سر تسلیم خم کرنے کا حق ہے

سورۃ النساء آیت 65.